







تم آہستہ آہستہ سڑک سے نکلے۔ پچھلے گھر سے روٹے  
میں اس نے ایک دوسرے جھگڑے۔ گھر سے دیکھا  
آج اس کی آنکھوں میں غریب طرح کی چمک تھی۔  
وہاں چمک جو صدیوں زمین کو پسینہ چٹ چٹ چلا  
لوگ کے میں پیدا ہو جاتی تھی۔ آخری مرتبہ اس سے  
مجھے دیکھ کر کہا۔ "مجھ سے رہا نہیں رہا۔"

"کیا؟" میں نے پوچھا۔  
"آپ نہ جانتے ہیں۔" اس نے سہجہ سے  
پوچھا۔

میں نے کہا۔ "اگر براہ راست لی بات سنی تو اب  
جان چاکس ہو گیا۔"

"میں نہیں سمجھتی۔" اس نے باز کر کہا۔  
میں نے کہا۔ "اچھا نہیں، انوں کا۔"

اس نے کہہ دیا۔ "یہ۔" میں مجھنی ہی تھی۔

گھر سے نکلے میں یہ ماہی کے میل پر ایک واقعہ کسی بھی  
آیا۔ مجھ کو لے رات کو اپنے گھر سے نکلتے اور ان،

ایک چھوٹے سے عیمے میں اپنے چٹوہوں کے چوہے  
تک کر کے چلے یا کہ یہ لیتے۔ جنہیں، مجھے ہانگت یہ

آئے۔ وہ تو۔ ابا جان مجھے بھی اس کی سیر کے لیے  
گئے۔ اس میں شیر تھے اور تھوڑے سے بڑے اچھوٹے

اور چھوٹے چھوٹے نیلے تھے۔ ایک جھیرے میں  
پہلے چٹنی مٹی مٹی کا مٹی تھیں اور ان کے اور تو،

موجود ہیں۔ بھیر پید، لگژری اور گیزڈوں کے جھیرے کی  
تھے۔ دھن کے۔ ان کے پاس ہی ایک بڑا

ست پتہ۔ جھیرہ تھا۔ میا لے۔ جگہ کا دعویٰ دار، ہر گز بڑا  
اور سارے باغیچہ یا تو زور زور سے چیلنے رہے یا آپ

بچوں سے بچروں سے دروازہ کھٹکھٹاتے رہتے تھے۔  
والہ بال کے ستر پر آرام سے جڑا سو یا کرتا۔ مجھے یاد ہے

اس کے باگم کی چمک، بلکہ گلابی رنگ کی تھی اور ہمیشہ

تھمکے سے فرش پر جانے چڑھو سڑک۔ تو ۱۰۰ ایک  
جاتی اور آخر سڑک کا دروازہ لکھت سے بند ہوتا۔ وہ  
چنی نشست پر اچھل پڑتی۔ خوف سے اس سے چہرے  
پہنکی رنگ آتے اور کہیں ہال پرلی کر جھٹکتے۔  
"میں دیکھ آگھیں۔ بیٹوں میں سڑک کھا چکی اور اس  
لی سانس دار جھیرہ پڑتی۔" میں نے اس سے فی سہ  
اس بار سے میں چہرہ بھی سرور کوئی معقول جواب نہ  
دے سکتی۔ اس میں لکھی رہی کہ میں ترمیم کی سے  
نہ پڑے۔

میں نے جانے اور کوئی پر فیصد تک نہ آتے تو مثلاً  
کہتی۔ "یہ فیصد صاحب امی تک نہیں آئے۔"

تو میں فوراً کہہ اٹھی۔ "وہ تو نہ ہو گئے۔"

میں نے کہا۔ "اس سے چہرہ خوف سے رہا ہو  
جاتا۔"

اس نے مجھے تیرے چہرہ کا چھوٹا سا ٹکڑا لے لیا  
کر لے کر مجھے تیرے ٹکڑے بنا لیا۔ اس سے ٹکڑے میں ہوتا

تھا۔ سر بند بھی غیر ضرورت ہوا تو گھر ایک انداز سے  
بنا ہوا کہ اس کے چہرہ دونوں تک کا لگتا تھا اور جس دن وہ

آیا تو میں نے اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ  
کر کہا۔ "ہم تو سمجھتے تھے کہ یہاں فوت ہو گئے مگر آپ تو

پتہ آ رہے ہیں۔" تو گھٹنوں سے کہا۔ "یہ لڑکی زیادتی  
ہے۔ آپ سے گھر میں کہ ہے کہ بول نہ گیا کر گیا۔"

آپ کو نہیں لگتا ایسی باتیں کرتے؟"

میں نے جس کے جواب دیا۔ "نہیں۔"

ایک دن اس کی کا۔ اسے لینے نہ آئی۔ وہ اور  
تک اس کا انتظار کرتی رہی۔ میں نے کہا۔ "تو ج

جاتے پر چلی چلو۔ آخر غریب جانتے والے بھی تو  
آپ ایسے دھن نہ لیں سے اس کے گھر سے گھوڑے  
جو تے چمکتے ہیں۔" اس نے میری بات مان لی اور

ساگر، منیت

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تاکوان میں بہت سے آدمی ہیں جو گمراہی کے بارے  
چرچہ کرتے ہیں۔ ان کے یہاں ہر قسم کے نیکی کے لحاظ  
سے بات کی جاتی ہے۔ لیکن ان کی باتیں جو ہم کو خود  
کے کسی نہ کسی غلط فہمی سے ہمراہ کر لیتی ہیں  
تعمیر پر مبنی ہیں۔ لیکن میں ان باتوں کو خود کے تجربے  
وہمراہ میں دینی نہیں ہے۔ میری باتیں ہیں۔ مجھے  
معلوم ہے یہ مستقبل کا کام ہے۔ لیکن ان باتوں سے  
جب میری باتیں سنیں گے تو ان کے لئے یہ باتیں

[illegible]



